نماز میں عدم پابندی کا انجام

محمد منیر قمر سیالکوٹی

ذہن میں رکھیں کہ عدم پابندی سے مراد یہ نہیں کہ وہ پڑھتا ہی نہیں۔ کیونکہ ایسا شخص تو تارک نماز ہے۔ جس کا ذکر بعد میں آئیگا۔ اور اس کی سزا و عقاب بھی ذکر کریں گے انشاء اللہ۔

عدم پابندی سے مراد عدم محافظت ہے کہ نمازوں کے اوقات کی پابندی نہ کرنا بلکہ انہیں بے وقت حسب منشاء ادا کرنا اور لاپرواہی کا مظاہرہ کرنا۔

اور چونکہ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے اقرار توحید و رسالت کے بعد بے شمار فضائل و برکات والا عمل اور اہم رکن دین نماز پنجگانہ ہے۔ لہٰذا نیند اور نسیان کا بھول وغیرہ کسی شرعی عذر کے بغیر اسے وقت سے بے وقت کر کے پڑھنا کبیرہ گناہ ہے۔ جیسا کہ سورہ منافقون آیت ۹ میں ارشاد ہے کہ:

یاایها الذین امنوا لا تلهکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر الله ومن یفعل ذالک فاولئک هم الخاسرون.

اے ایمان والو تمہیں تمہارے مال واولاد ذکر الٰہی سے غافل نہ کردیں اور جو کوئی غفلت کرے گا تو ایسے لوگ ہی (قیامت کے دن) نقصان اٹھانے والے ہیں۔

یہاں ذکر الٰہی سے مراد عام ذکر نہیں بلکہ نماز پنجگانہ مراد ہے۔ چنانچہ جلالین میں اس آیت کی تفسیر میں ذکر الٰہی سے مراد پانچ نمازیں لکھا ہے۔(۱)

اسے رئیس المفسرین امام ابن جریر طبریؒ نے بھی اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ کہا گیا ہے کہ ذکر سے مراد یہاں پانچ نمازیں ہیں۔(۲) اور علامہ ہیثمی نے اپنی کتاب ....جر عن اقتراف الکبائر میں لکھا ہے کہ علمائے تفسیر کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ اس آیت میں ذکر الٰہی سے مراد پانچ فرض نمازیں ہیں۔ تو گویا جو آدمی کاروباری مصروفیات یا بچوں کے کھیل کود میں نمازوں کو بے وقت کر کے پڑھتا ہے قیامت کے دن وہ خسارہ پانیوالا ہوگا۔(۳)

اور تیسویں پارے کی سورہ ماعون میں تو اللہ تعالیٰ نے بڑی سخت وعید سنائی ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

فویل للمصلین . الذین هم عن صلاتهم ساهون.

ایسے نمازیوں کیلئے ویل وہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے بےخبر ہیں۔

اس آیت میں نمازیوں کیلئے جس ویل و ہلاکت کا ذکر آیا ہے اس ویل کی تشریح کرتے ہوئے امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

الوادی الذی یسیل عن صدید اهل جهنم (۴) جہنم کی ایک وادی کا نام ویل ہے۔ جو جہنمیوں کے پیپ سے بہتی ہے۔

الزواجر میں علامہ ہیثمی نے اور انہی سے نقل کرتے ہوئے تطهیر المجتمعات عن ارجاس الموبقات میں علامہ احمد بن حجر حفظہ اللہ، قاضی شرعی، قطر نے ویل کی تشریح یوں کی ہے۔ کہ اس سے شدت عذاب مراد ہے یا پھر یہ بھی کہا گیا ہے:

واد فی جهنم لوسیر فیه جبال الدنیا لذابت من شدة حره.

یہ جہنم کی ایک وادی ہے کہ اگر اس میں دنیا کے پہاڑ بھی ڈال دیئے جائیں تو اس وادی کی شدت حرارت وگرمی سے وہ پہاڑ بھی پگھل جائیں۔

اور اس آیت میں نماز سے بےخبری کا کیا مطلب ہے اس کی وضاحت:

تفسیر جلالین: امام جلال الدینؒ نے اپنی تفسیر میں کی ہے کہ: **یوخرونها عن وقتها**(۶) وہ نمازکو اس کے وقت سے موخر کردیتے ہیں۔

تفسیر طبری: اور امام ابن جریر طبریؒ نے نمازوں سے بےخبری برتنے والوں ساهون کو لاهون سے تعبیر کیا ہے کہ جو لوگ نماز سے کھیل تماشہ کرتے ہیں۔ اور بات یہ بھی پہلے والی ہی ہے کہ اپنی مرضی سے جب چاہے پڑھ لیں۔ پابندی وقت کی بجائے نماز کو کھیل بنالیا۔

تفسیر ابن کثیر: اور امام ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس بےخبری سے مراد ترک نماز نہیں بلکہ نماز کو ان کے اوقات سے بلاعذر موخر کر کے ادا کرنا ہے کیونکہ اس بات کی تعیین تو خود حدیث میں بھی آئی ہے جیسا کہ (مسند بزار میں) حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا ''اپنی نمازوں سے بےخبر لوگوں سے کون مراد ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

هم الذین یوخرون الصلوٰة عن وقتها (۸) ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو اپنی نماز کو وقت سے موخر کردیتے ہیں اس حدیث کو مسند بزار کی طرف

منسوب کرتے ہوئے علامہ ہیثمی نے اس کی سند کو ضعیف لکھا ہے۔(۹)

ایسے ہی الترغیب والترهیب میں امام منذری نے اس حدیث کو ابراہیم کے بیٹے عکرمہ کی روایت سے مسند بزار کی طرف ہی منسوب کیا ہے اور لکھا ہے کہ حفاظ حدیث نے اس کو موقوفا ہی روایت کیا ہے اور امام بزار کے سوا اسے کسی نے بھی مرفوعا روایت نہیں کیا۔ اور عکرمہ ضعیف ہے(۱۰)

تو گویا یہ تفسیر مرفوعا تو ثابت نہ ہوئی البتہ ایک دوسری موقوف حدیث میں یہی مفہوم ہے جسکی سند کو بھی علامہ ابن قیم، اور علامہ ہیثم ومنذری کی طرف سے حسن قرار دیا گیا ہے۔ وہ مسند ابی یعلی اور در منثور سیوطی کے مطابق (۶/ ۴۰۰) ابن جریر، ابن المنذر اور بیہقی میں حضرت مصعب بن سعد ؓ سے مروی ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وہ لوگ جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں (ان کیلئے ویل ہے) تو ہم میں سے کون ہے جو سہو کا شکار نہیں ہوتا۔ اور وہ کون ہے جو دوران نماز خیالات میں مبتلا نہیں ہوتا؟ تو انہوں نے فرمایا:

لیس ذاک انما هو اضاعة الوقت (۱۱)

ایسا تو نہیں بلکہ اس سے مراد تو نمازوں کے اوقات کو ضائع کرنا ہے۔ ان دونوں حدیثوں اور متعلقہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ نماز کو وقت سے بے وقت کر کے ادا کرنا کبیرہ گناہ ہے اور ایسا کرنیوالوں کو جہنم کی وادی میں گرایا جائے گا جس کے عذاب کی شدت کا یہ عالم ہوگا کہ پہاڑوں کے پتھر بھی پگھل جائیں گے۔ اعاذنا الله منه. آمین

اسی سلسلہ میں ہی (یعنی نماز کیلئے پابندی وقت کی پرواہ نہ کرنیوالوں کو سخت عذاب ہوگا۔ سورہ مریم میں اللہ تعالیٰ نے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام اور دوسرے سعادتمند لوگوں کا ذکر کیا۔ اور پھر آیت ۵۹، ۶۰ میں ارشاد فرمایا:

فخلف من بعدهم خلف اضاعوا الصلوٰة واتبعوا الشهوات فسوف یلقون غیا. الا من تاب وآمن و عمل صالحا فاولٓئک یدخلون الجنة ولا یظلمون شیئا.

پھر ایسے ناخلف لوگ انکے جانشین بنے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی پس قریب ہے کہ وہ غی یا گمراہی کے انجام سے دوچار ہونگے سوائے ان لوگوں کے جو توبہ تائب ہوگئے اور ایمان لائے اور اچھے عمل کیے وہ لوگ جنت میں داخل ہونگے اور ان کی ذرہ برابر حق تلفی نہ ہوگی۔

یہاں نماز کو ضائع کرنے سے کلی طور پر نماز ترک کرنیکی رائے کو صرف امام ابن جریر طبریؒ نے اختیار کیا ہے جبکہ صحابہ میں سے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں:

لیس معنیٰ اضاعوها، ترکوها بالکلیة ولکن اخروها عن اوقاتها(۱۲)

نماز کو ضائع کرنیکا معنی ان کا اسے بالکلیہ ترک کرنا نہیں ہے بلکہ انہیں ان کے اوقات سے موخر کرنا مراد ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز امام اوزاعی اور مسروقؒ نے بھی ضائع کرنیکا مطلب انہیں بے وقت کر کے پڑھنا ہی بیان کیا ہے۔(۱۳)

امام التابعین حضرت سعید بن مسیبؒ نے نمازوں کو ضائع کرنیکا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

هو ان لا یصلی الظهر حتی تاتی العصر ولا یصلی العصر الی المغرب ولا یصلی المغرب الی العشاء ولا یصلی العشاء الی الفجر ولا یصلی الی طلوع الشمس. (۱۴)

نمازوں کو ضائع کرنا یہ ہے کہ کوئی شخص نماز ظہر کو اسوقت تک نہ پڑھے جب تک کہ نماز عصر کا وقت نہ ہوجائے اور مغرب ہوجانے تک عصر کی نماز نہ پڑھے، اور عشاء ہوجانے تک مغرب ادا نہ کرے اور فجر ہونے تک عشاء کی نماز ادا نہ کرے اور سورج اگ جانے تک فجر کی نماز نہ پڑھے۔

هو ان لا یصلی الظهر حتی تاتی العصر ولا یصلی العصر الی المغرب ولا یصلی المغرب الی العشاء ولا یصلی العشاء الی الفجر ولا یصلی الی طلوع الشمس. نمازوں کو ضائع کرنا یہ ہے کہ کوئی شخص نماز ظہر کو اسوقت تک نہ پڑھے جب تک کہ نماز عصر کا وقت نہ ہوجائے اور مغرب ہوجانے تک عصر کی نماز نہ پڑھے، اور عشاء ہوجانے تک مغرب ادا نہ کرے اور فجر ہونے تک عشاء کی نماز ادا نہ کرے اور سورج اگ جانے تک فجر کی نماز نہ پڑھے۔

ان اقوال صحابہ وتابعین سے معلوم ہوا کہ نماز کو ضائع کرنے سے مراد (انہیں وقت سے بے وقت کر کے پڑھنا اور ان کی ادائیگی میں عدم پابندی ولا پرواہی برتنا ہے۔ اور جو شخص اسی حالت پر قائم رہے اور توبہ نہ کرے اسے اللہ تعالیٰ نے غی میں ڈالنے کی وعید سنائی ہے۔

غَیّ:

اور یہ غی کیا ہے؟ اس کی وضاحت الزواجر عن اقتراف الکبائر میں یوں ہے۔

هو واد فی جهنم بعید قعره و شدید عقابه(۱۵)

یہ جہنم کی ایک وادی ہے جو بہت گہری اور سخت عذاب والی ہے۔

اور سعودی دار الافتاء سے شائع کردہ احکام نماز کے کتابچوں اور رسائل پر مشتمل مجموعہ کے صفحہ ۲۰۴) پر شیخ عبدالملک علی الکلیب نے اپنے رسالہ الصلوٰۃ کے حاشیہ میں غالبا علامہ ابن قیم سے نقل کرتے ہوئے غی کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔

ای شرا وخسرانا ، وقیل هو واد فی جهنم بعید القعر من قیح ودم (۱۶)

یعنی غی کا معنی ہے شر اور نقصان؛ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ غی جہنم کی وادی کا نام ہے جو انتہائی گہری اور خون و پیپ سے بھری ہوئی ہے۔

اور علامہ ابن قیمؒ نے اپنی کتاب الصلاۃ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے غی کا معنی یہ نقل کیا ہے۔

هو نهر فی جهنم خبیث الطعم وبعید القعر (۱۷)

کہ غی جہنم کی ایک نہر کا نام ہے جو بڑی ہی بدمزہ اور گہری ہے۔ اور اسی سلسلہ میں ایک حدیث وہ بھی ہے جسے امام سیوطیؒ نے الدر المنثور (۲۷۸/۴) میں ابن جریر طبریؒ، ابن مردویہ اور البعث للبیہقی کی طرف منسوب کیا ہے جس میں حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ جہنم کے کنارے سے اگر ایک پتھر کو اس میں گرایا جائے تو وہ ستر سال تک بھی غی اور آثام تک نہیں پہنچ پاتا۔ اور جب پوچھا گیا کہ غی اور آثام کیا ہے تو جواب ملا:

بئران فی اسفل جهنم یسیل فیهما صدید اهل جهنم (۱۸)

دوزخ کی اتھاہ گہرائی میں یہ دو کنویں ہیں جس میں اہل جہنم کی پیپ چلتی ہے (اعاذنا اللہ منہ)

اس حدیث کو امام ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں ابن جریر سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کا مرفوعا بیان ہونا منکر ہے۔ (۱۹)

اور علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/ ۳۸۹) میں کہا ہے کہ یہ حدیث طبرانی نے روایت کی ہے اس کے کئی رواۃ ضعیف ہیں جنہیں ابن حبان نے موثق کہا ہے البتہ کہا ہے کہ وہ خطا کر جاتے تھے۔ اور امام منذریؒ نے الترغیب میں کہا ہے کہ اس حدیث کو طبرانی وبیہقی نے مرفوعا بیان کیا ہے جبکہ دوسرے محدثین نے اسے ابوامامہؓ پر موقوفا بیان کیا ہے اور یہی صحیح تر بھی ہے۔ (**تحقیق الصلاة لابن قیم ، لتسیر زعتیر**)

بہر حال ایک اور حدیث میں بھی پابندی وقت کا ثواب اور لاپراہی وعدم پابندی کا عقاب وارد ہوا ہے۔ چنانچہ صحیح ابن حبان، سنن دارمی، مسند احمد معجم طبرانی کبیر واوسط اور شعب الایمان بیہقی میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے نماز کا ذکر شروع کیا اور فرمایا:

من حافظ علیها کانت له نورا و برهانا ونجاة یوم القیامة ومن لم یحافظ علیها لم یکن له نورا ولا برهان ولا نجاة وکان یوم القیامة مع قارون وفرعون وهامان وابی بن خلف

جس نے اس پر محافظت و پابندی کی اس کیلئے قیامت کے دن یہ نور راہ صرط، برہان ودلیل خیر اور ذریعہ نجات بن جائیگی اور جس نے اس پر محافظت و پابندی نہ کی تو اس کیلئے نہ نور ہوگی اور نہ برھان ہوگی اور نہ ہی ذریعہ نجات، اور قیامت کے دن اس کا حشر قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

اور نماز کی پابندی نہ کرنیوالے شخص کا حشر ان بدنام زمانہ لوگوں کے ساتھ کیوں ہوگا؟ اس کی حکمت بھی بعض اہل علم نے بیان کی ہے چنانچہ علامہ ہیثمی نے الزواجر (۱۳۳/۱) میں کسی کا نام لئے بغیر بعض علماء کے حوالہ سے اور دور حاضر کے معروف عالم سید سابق نے فقہ السنۃ میں علامہ ابن قیمؒ کی طرف منسوب کرتے ہوئے وہ حکمت ذکر کی ہے کہ ان چار بدنام زمانہ اشخاص کے ناموں کو خاص طور پر ذکر کرنیکی وجہ یہ ہے یہ چاروں کفار کے سردار ہیں اور ان کے ذکر کو مخصوص کرنے میں ایک بدیع فقہ بھی ہے اور وہ یہ کہ نماز پر محافظت و پابندی نہ کرنیکا سبب یا تو کسی کا مال ہوسکتا ہے یا پھر حکومت یا کسی کی کرسی وزارت، ملازمت علیا یا پھر تجارت۔

اور اگر کسی کو اس کے مال کے غرور نے نماز پر پابندی سے روک لیا تو اس کا حشر اور انجام (بڑے بڑے خزانوں کے مالک) قارون کے ساتھ ہوگا۔ اور اگر کسی کو اس کی حکومت نے عدم پابندی پر برانگیختہ کیا تو اس کا انجام (اپنے وقت کے بہت بڑے حاکم) فرعون کے ساتھ ہوگا اور اگر کسی کو اس کی وزارت وملازمت علیا نے نماز پر پابندی سے باز رکھا تو اس کا انجام فرعون کے وزیر اور افسر اعلیٰ ہامان کے ساتھ ہوگا اور اگر کسی کو اس کی وسیع تجارت و بزنس یعنی کھلے کاروبار نے نماز کی پابندی نہ کرنے دی تو اس کا حشر کفار مکہ کے بڑے تاجر ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

۱۔جلالین ص ۴۴۳۔ دار المعرفة بیروت
۲۔مختصر طبری علی المصحف ۔ طبع دالر الشروعه ص۳۳۸
۳۔الزواجر ۱۔ ۱۳۳
۴۔مختصر طبری ص ۴۰۷
۵۔تفهیر المجتمعات ص۹۰۔ طبع مصر۔ الزواجر ۱۔۱۳۳
۶۔جلالین ص۸۲۳
۷۔طبری ص۴۰۷
۸۔مختصر ابن کثیر للرفاعی ۳۔۴۳۱
۹۔الزواجر ۱۔۱۳۳۔ مجمع الزوائد ۷۔۱۴۳
۱۰۔الترغیب ۱۔۲۸۵۔طبع مصر مجمع الزوائد ۷۔۱۴۳۔
۱۱۔بحواله بالا۔ الصلاة لابن قیم ص ۲۹۔ المکتب الاسلامی مجموعه رسائل الصلاة ص ۲۰۵۔ الزواجر والترغیب ایضا
۱۲۔بحواله الزواجر ۱۔۱۳۳
۱۳۔مختصر ابن کثیر الرفاعی ۲۔۲۱۸
۱۴۔الزواجر ایضا۔
۱۵۔الزواجر ۱۔۱۳۳
۱۶۔حواه بالال وانظر الصلاة لابن قیم ص۴۱
۱۷۔کتاب الصلاة لابن قیم ص۴۰
۱۸۔
۱۹۔تفسیر ابن کثیر ۳۔۱۲۸
۲۰۔قیصر تحیرجه فی فضائل الصلاة
۲۱۔کتاب الصلاة لابن القیم ص ۴۶۔۴۷

بقیہ: آمین بالجہر

بالجہر ثابت ہے بتائیں کہ احناف کے امام آمین بالجہر کیوں نہیں کہتے؟

آخری گزارش

اگر نہیں ہے جستجوئے حق کا تجھ میں ذوق وشوق
امتی کہلا کے پیغمبر کو تو رسوا نہ کر